Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part I Hons paper 1st(2019-20)
Book:- Baagh-o- Bahar
Topic:-Baagh-o-Bahar or Meer Amman

Scanned with CamScanner

میر امن دہلوی دہلی کے رہنے والے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد کو
جاگیر بھی ملی تھی۔ مگر احمد شاہ درّانی کے حملے کے وقت دلّی کے ساتھ ان کا گھر بھی لوٹا
گیا۔ اور جاگیر سورج مل جاٹ نے ضبط کر لی۔ میر امن دہلی سے نکل کر نقل وطن
کرتے عظیم آباد پٹنہ پہنچ گئے پھر وہ کلکتہ گئے اور ایک نواب کے یہاں ملازمت کر لی
پھر میر بہادر علی حسینی نے جون گلکرسٹ سے ان کا تعارف کرایا جس
نے کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج قائم کیا تھا۔ گلکرسٹ نے انہیں
ملازم رکھ لیا اور انہیں قصہ "چہار درویش" کو اردو میں ترجمہ کرنے
کو دیا۔ اس فارسی قصے کا ترجمہ میر تحسین نے "نو طرز مرصع" کے
نام سے اردو میں کیا تھا۔ مگر عربی فارسی کی اصطلاحوں اور رنگین
عبارت آرائی کی وجہ سے یہ کتاب اردو میں مقبول نہ ہو سکی۔

میر امن اردو کے ایک بہترین ادیب تھے۔ وہ دہلی کی
ٹکسالی زبان لکھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اسی فارسی قصے چہار درویش
کو اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام "باغ و بہار" رکھا۔ اور یہی ترجمہ
ان کی بے پناہ شہرت کا سبب بنا اور وہ ہمیشہ قائم رہی۔ "باغ و بہار"
کی اور بھی بہت ساری خوبیاں ہیں لیکن اس کی سب سے بڑی خوبی اس
کی رواں دواں سلیس زبان ہے۔ انہوں نے وہی زبان استعمال کی جو
اس وقت دہلی میں بولی جاتی تھی۔ اسی لیے اس میں بعض الفاظ اجنبی
بھی لگتے ہیں۔ ممکن ہے وہ عوام میں بولے جاتے ہوں۔ انہوں نے ہندی الفاظ
کا استعمال کیا ہے۔ مگر ان الفاظ سے نثر کا حسن کم ہو اور بڑھ گیا ہے
اور جو تصویر وہ کھینچنا چاہتے ہیں وہ ہمارے سامنے کھنچ کر آ جاتی ہے۔ خواہ
وہ کسی شخص کی تصویر ہو یا دعوت کی، شادی کی ہو یا بادشاہ کے جلوس
کی۔ اس کی تصویر ہمارے سامنے آ جاتی ہے بلکہ دہلی کی طرز معاشرت بھی
آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتی ہے۔ اس طرح ایک طرف جہاں زبان کا
لطف ملتا ہے وہیں اس وقت کے دلی کی سیاسی و سماجی صورت

Scanned with CamScanner

حال یعنی طرزِ معاشرت بھی نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔
یہ کہا جاتا تھا کہ "قصہ چہار درویش" امیر خسرو نے
حضرت نظام الدین اولیا کو بیماری کے دنوں میں سنایا تھا۔
میر امن نے پیش لفظ میں اس کا اقرار کیا ہے۔ مگر محقق اس پر
متفق ہیں اور نہ ہی معترض۔ یہ بات یقینی معلوم ہوتی ہے کہ ترجمے
کے وقت امیر خسرو والی کہانی اور تحسین کی "نو طرزِ مرصع" دونوں
میر امن کے پیشِ نظر رہی ہوگی۔ انہوں نے ایک اور کتاب
"انوارِ سہیلی" کا ترجمہ "گنجِ خوبی" کے نام سے اردو میں کیا مگر وہ
مقبول نہ ہو سکی۔
اردو ادب میں میر امن کا نام "باغ و بہار" کی وجہ
سے امر ہو گیا ہے۔

Scanned with CamScanner